

## اسلامی تعلیمات کی روشنی میں اولاد کی تعلیم و تربیت کا علمی و تحقیقی جائزہ

### Educational and Researchable study of children's education and training in the light of Islamic Teachings

☆ سید محمد حنیف آغا: پی ایچ ڈی ریسرچ اسکالر، فیکلٹی آف اصول الدین اسلامک انٹرنیشنل یونیورسٹی اسلام آباد  
☆☆ سید حیات اللہ: لیکچرار، شعبہ اسلامیات، یونیورسٹی آف لورالائی بلوچستان

#### Abstract

Islam is the only religion that commands the correct education of children, the biggest duty of parents is in the education of children. For the best education of children, parents are ordered to show high morals, moderation and compassion through Shariah orders. Shariah considers children as a source of human values and survival. The proper training of children has an effect on the whole house and family. Among the valuable feelings that Allah has placed in the hearts of parents are mercy, tenderness, love and compassion for children. Clarifying the responsibilities of parents in the light of Islamic teachings is the requirement of the present time. Children are the best manifestation of the extension and characteristics of human personality. They are also a source of security. In Islam, good upbringing of children is an important duty for parents. The meaning of training from the Shariah point of view is that a person should be trained in such a way that the bad habits in his personality are gradually eliminated and the right habits are developed, such as avoiding dishonesty, lying, envy, backbiting, etc. The first duty of parents is to give the children such an education that does not make them stray from their religion and give them such a training that makes them appreciate their elders. In this article suggested the responsibilities of parents for the proper trainings of their children's in the light of Islamic teachings in descriptive research method.

**Keywords:** Islamic parenting, Shariah guidance, children's education, moral development, parental responsibility.

#### ابتدائی تعارف و تمہید:

دین اسلام ہی وہ واحد دین ہے جو اولاد کی صحیح تربیت کا حکم دیتا ہے اولاد کی تربیت میں سب سے بڑا فریضہ والدین کا ہوتا ہے۔ اولاد کی بہترین تربیت کی خاطر والدین کو شرعی احکامات کے ذریعے اعلیٰ اخلاق، اعتدال اور شفقت کا مظاہرہ کرنے کا حکم ملتا ہے۔ اولاد اپنے والدین کیلئے ایک قدرتی تحفہ ہے شریعت اولاد کو انسانی اقدار اور بقاء و تحفظ کا ذریعہ سمجھتی ہے۔ اولاد کی صحیح تربیت کا اثر پورے گھر اور خاندان پر پڑتا ہے اللہ تعالیٰ نے والدین کے دلوں میں جو قابل قدر جذبات رکھے ہیں ان میں اولاد پر رحم و نرم دلی اور محبت و شفقت شامل ہے۔ والدین کی ذمہ داریوں کو اسلامی تعلیمات کی روشنی میں واضح کرنا موجودہ زمانے کا تقاضا ہے۔ اولاد انسانی شخصیت کی توسیع اور خصوصیات کا بہترین مظہر ہوتی ہے اولاد قوم کے مستقبل کی بنیاد ہے اولاد جہاں مادی طور پر ایک سہارا ہوتی ہے وہاں روحانی طور پر سکون و اطمینان کا ذریعہ بھی ہوتی ہے۔ اسلام میں اولاد کی اچھی تربیت والدین کے لیے ایک اہم فریضہ ہے۔

## تعلیم کا مفہوم:

تعلیم کا مادہ "علم" ہے۔ تعلیم کا لفظ باب تفعیل سے جس کا معنی ہے "کسی کو پڑھانا یا سکھانا، آدب سکھانا اور تربیت دینا، طالب علم کی پوشیدہ صلاحیتوں کو ظاہر کرنا، شخصیت کے مختلف پہلوؤں کی ہم آہنگ ظاہر کرنے کے مفہوم میں آتا ہے"

## تربیت کا لغوی مفہوم:

تربیت عربی زبان کا لفظ ہے جو رب یرب سے مشتق ہے اس کا مادہ "رب ی" ہے اس کا معنی ہے پرورش کرنا، پالنا، اور مہذب بنانا ہے"

## تربیت کا اصطلاحی مفہوم:

اصطلاحی طور پر تربیت کا مقصد انسانی شخصیت کے تمام پہلوؤں کی نشوونما کر کے حد کمال درجے تک پہنچانا ہے مفتی محمد شفیع صاحب تربیت کے اصطلاحی مفہوم کے بارے میں لکھتے ہیں:

"تربیت اس کو کہتے ہیں کہ کسی چیز کو اس کے تمام پہلوؤں کا لحاظ کرتے ہوئے درجہ بدرجہ آگے بڑھایا جائے یہاں تک کہ وہ نتیجہ کمال تک پہنچ جائے"<sup>1</sup>

جناب افضل حسین صاحب فن تعلیم و تربیت میں تربیت کی تعریف یوں کرتے ہیں:

"اصطلاحی مفہوم کے اعتبار سے کردار اور انسانی شخصیت کی تہذیب کرنا اور سنوارنا تربیت کے مفہوم میں شامل ہے۔ تربیت کا دائرہ انسانی کامیابی کے آخری و دنیوی دونوں حصوں پر مشتمل ہے جو کہ اولاد کو آہستہ آہستہ اس کے مقصد کے حصول کے اوصاف سے مزین کرنا ہے"<sup>2</sup>

علامہ عبدالحق دہلوی نے تربیت کا اصطلاحی مفہوم یوں بیان کیا ہے:

"تربیت کا مفہوم ہے درجہ بدرجہ کسی چیز کو مکمل کیا جائے اور اس کے کمال حد تک جو کہ معلوم ہے پہنچایا جائے اور عالم محسوس ساتھ میں تو صد ہا بلکہ ہزار ہا چیزوں کا درجہ پورا ہونا اور تربیت پانا تجربہ سے معلوم ہوتا ہے۔"<sup>3</sup>

مشتاق احمد خان تعلیم القرآن میں تربیت کے حوالے سے رقمطراز ہے:

"تربیت کا معنی نشوونما دینا ہے یعنی کسی چیز کو نئی نئی تبدیلیوں سے اس طرح گزارنا کہ وہ تدریجاً نشوونما پاتی ہوئی اپنی انجام تک پہنچ جائے۔"<sup>4</sup>

## شرعی نقطہ نظر سے تربیت کا مفہوم

1- عثمانی، مفتی محمد شفیع، معارف القرآن (ادارۃ المعارف، کراچی، 2008)، ج، ص، 806

2- پروفیسر افضل حسین، فن تعلیم و تربیت (جمال پرنٹنگ پریس، دہلی، 1972ء)، ص، 48

3- حقانی، ابو محمد عبدالحق دہلوی، تفسیر فتح المنان (امیر محمد کتب خانہ آرام باغ، کراچی، 4 اپریل 2016)، ج، ص، 18

4- مشتاق احمد خان، تعلیم القرآن (قرآن مرکز سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی 2001)، ص، 960

شرعی نقطہ نظر سے تربیت کا مفہوم یہ ہے کہ انسان کی درجہ بدرجہ ایسی تربیت کی جائے کہ اس کی شخصیت میں خراب عادات کو آہستہ آہستہ ختم کر کے صحیح عادات کو پروان چڑھایا جائے جیسے بددیانتی، جھوٹ، حسد، غیبت، بغض وغیرہ سے پرہیز کیا جائے اور صبر، حق گوئی، توکل، سخاوت اور انصاف جیسی عادات پیدا کی جائیں۔

شریعت میں تربیت کا مفہوم یہ ہے کہ ہمارے خیالات، نظریات، جزئیات اور احساسات سب اسوۂ نبی اکرم ﷺ کے پیروی کا صحیح نمونہ بن جائیں۔

## قرآن کریم کی روشنی میں اولاد کی تعلیم و تربیت کے اصول:

### (1) وعظ و نصیحت کے ذریعے اولاد کی تربیت:

اولاد کی دینی تربیت نفسیاتی، معاشرتی و اخلاقی تیاری میں بنیادی مقام رکھتا ہے۔ ان میں یہ بھی شامل ہے کہ اولاد کی تربیت وعظ و ارشاد اور نصیحت و خیر خواہی کے ذریعے کی جائے اسلام کی بنیادی احکامات سے واقفیت میں وعظ و نصیحت کا اہم کردار ہے۔

قرآن مجید نے وعظ و نصیحت کے الفاظ اور یاد دہانی کے حوالے سے احکامات مقرر فرمائیں۔

"وَإِذْ قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهِ وَهُوَ يَعِظُهُ يَا بُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ"<sup>5</sup>

ترجمہ: جب لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا اور وہ اسے نصیحت کر رہا تھا: اے میرے بیٹے اللہ کے ساتھ شریک نہ کرنا بے شک شرک بہت بڑا ظلم ہے۔

اس سے اندازہ ہوا کہ وعظ اور نصیحت بھی تربیت کے حوالے سے اہم حیثیت رکھتے ہیں۔

### قرآنی آیات کی روشنی میں اولاد کی تربیت:

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ"<sup>6</sup>

ترجمہ: اے ایمان والوں بچاؤ اپنی جان کو اور اپنے گھر والوں کو جہنم کی آگ سے جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہے۔

گھر والوں میں اولاد کا اندازہ ہوا کہ اپنی اولاد کو بھی دوزخ کی آگ سے بچایا جائے اور آگ سے بچانے کا طریقہ اپنے اولاد کو اچھی تربیت سے مزین کرنا ہے اور یہ اچھی تربیت والدین کا اہم فریضہ ہے۔

### قرآن مجید کے حوالے سے اولاد کو نماز کی تربیت:

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلَاةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا"<sup>7</sup>

ترجمہ: اور اپنے اہل و عیال کو نماز کی تلقین کرو اور خود بھی اس پر قائم رہو۔

5- القرآن: 31:13

6- القرآن: 66:6

7- القرآن: 20:132

اولاد کی تربیت میں نماز کی پابندی اور ان کے احکام سکھانا یہ بھی والدین کی ذمہ داری ہے بشرطیکہ والدین خود بھی نمازوں کی پابندی کریں اگر والدین خود نمازوں کی پابندی نہیں کرتے ہیں پھر اولاد کو نماز کے حوالے سے حکم دینا بے معنی ہوگا جس طرح قرآن نے بھی اس کی طرف اشارہ کیا ہے۔

## احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں اولاد کی تعلیم و تربیت کے اصول:

اولاد کو نماز کی تعلیم و تربیت کا اصول حدیث نبوی کے حوالے سے:

"عن عمر بن شعيب عن ابیه عن جدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مروا اولادکم بالصلاة وبم ابناء سبع سنین واضربوہم علیہا وبم ابناء عشر وفرقوا بینہم فی المضاجع 8"

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تمہاری اولاد سات سال کی عمر کو پہنچ جائیں تو ان کو نماز پڑھنے کا حکم دو اور دس سال کی عمر میں اگر وہ نماز نہ پڑھے تو ان کو تنبیہ کرو اور دو اولاد کو ایک بستر میں مت سلاؤ۔

اس سے معلوم ہوا کہ اولاد کو بچپن ہی سے نماز کی ترغیب دینی چاہیے تاکہ جب وہ سات سال کی عمر کو پہنچ جائے تو ان کے لیے نماز کے اہتمام کرنے میں آسانی ہو اور والدین کے لیے ان کو نماز کے پابند بنانے میں دقت نہ ہو۔

## اولاد کے کھانے پینے کی تربیت حدیث نبوی کے حوالے سے:

"عن عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: کنت غلاماً فی حجر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکانت یدی تطییش فی الصحفة فقال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: یا غلام سم اللہ وکل بیمنک وکل مما یلیک فما زالت تلک طعمتی بعد" 9

ترجمہ: عن عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنا بچپن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں گزارا کھانا کھاتے وقت میرا ہاتھ برتن کے تمام اطراف میں گھومتا تھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے لڑکے! اللہ کے نام پر شروع کرو اور دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے سامنے سے لقمہ اٹھاؤ چنانچہ اس کے بعد میرے کھانے کا یہی طریقہ رہا۔

اس سے معلوم ہوا کہ کھانے پینے کے آداب بھی اولاد کی تربیت کا حصہ ہیں اور یہ آداب اولاد کو گھروں میں اپنے والدین ہی سکھاسکتے ہیں تو لہذا اپنی اولاد کو کھانے پینے کے آداب بھی سکھائے جیسا کہ حدیث نبوی میں اس کی طرف اشارہ کیا گیا۔

## تربیت اولاد کے متعلق والدین کی ذمہ داریاں حدیث نبوی کی روشنی میں:

"وعن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول: کلکم راع وکلکم مسئول عن رعیتہ، والرجل راع فی اہلہ ومسئول عن رعیتہ" 10

8- السبستانی، سلیمان بن اشعث، سنن ابی داؤد، ج:495 (دارالرسالۃ العالمیہ، بیروت، 2009)، ج:1، ص:367

9- البخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، ج:5376 (پروگریسو بکس اردو بازار، لاہور، 2016)، ص:365، ج:3

10- البخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، ج:2554، (الطاف اینڈ سنز، کراچی، 1429ھ-2008ء)، ج:1، ص:680

ترجمہ: عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم علیہ صلاۃ و سلام سے سنا ہے کہ تم میں سے ہر ایک ذمہ دار ہے اور اس ذمہ داری کے متعلق آخرت کے دن ذمہ داری کے متعلق سوال ہو گا مرد سے اپنے گھر والوں کا سوال ہو گا کہ تم نے اپنے بیوی اولاد کی کیسی تربیت کی۔

مذکورہ سے معلوم ہوا کہ اولاد والدین کے لئے نعمت خداوندی ہے اور اس کی تربیت والدین کی ذمہ داری ہے اگر خدا نخواستہ والدین نے اپنی اولاد کی صحیح تربیت نہیں کی تو آخرت میں بھی سوال ہو گا کہ آپ لوگوں کو جو اولاد کی ذمہ داری سوچی گئی تھی آپ لوگوں نے کیوں اچھی تربیت نہیں دی یقیناً معاشرے میں خرابی کی ایک بنیادی وجہ یہ بھی ہے کہ آج کل والدین اپنی اولاد کو صحیح تربیت کے حوالے سے فکر نہیں کرتے ہیں پھر بعد میں اولاد جا کر کے کوئی منشیات کی عادی بن جاتے ہیں کوئی لٹیر ابن جاتے ہیں اولاد کی تربیت میں والد کی سب سے اہم ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے اولاد کی بہتر اور صحیح تربیت کریں اولاد والد سے زیادہ خوف محسوس کرتے ہیں اور والد کا خیال بھی کرتے ہیں۔

### نیک اولاد والدین کے لیے صدقہ جاریہ ہے:

انسان کی دنیا سے رحلت ہونے کے بعد نیک اور دین دار اولاد والدین کے لیے صدقہ جاریہ ہے جیسا کہ حدیث نبوی نے بھی اس کی طرف

اشارہ کیا ہے:

" عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: اذا مات الانسان انقطع عمله

الا من ثلاثة صدقة جاریة او علم ینتفع به او ولد صالح یدعو له "11

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ انسان دنیا سے آخرت کی طرف رحلت کریں تو اس کے اعمال کا سلسلہ ختم ہو جاتا ہے لیکن تین چیزیں ختم نہیں ہوتی: ایک صدقہ جاریہ دوسری علم جس سے فائدہ حاصل ہو تیسری نیک اولاد جو والدین کے لیے دعا مغفرت کریں۔

اس حدیث مذکورہ سے یہ بات معلوم ہوئی کہ انسان کے رحلت کے بعد بھی بعض نیکیاں جاری رہتی ہیں: مثلاً صدقہ جاریہ جیسے کوئی مسجد یا مدرسہ یا کنواں وغیرہ یا کوئی علم چھوڑے جیسے شاگرد کتاب اسی طرح کوئی صالح اولاد چھوڑے جو اپنے والدین کے لیے صدقہ جاریہ ہے۔

### اولاد کو آداب سکھانے کے اصول حدیث نبوی کی روشنی میں:

" عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکرموا اولادکم واحسنوا

ادبہم "12

" حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ: اپنی اولاد کی قدر کرو اور انکی اچھی

تربیت کرو "

یہاں ادب سکھانے سے مراد اچھے اخلاق اور نیک اعمال کی تربیت کا حکم ہے تاکہ اولاد مہذب بنے اور وہ اچھے اخلاق اور نیک سیرت کا

مالک بن جائے۔

11 - النیساپوری، مسلم بن الحجاج القشیری، الصحیح المسلم، ج: 4223 (دارالکتب العلمیہ بیروت)، ج: 3، ص: 1255

12 - ابو عبد اللہ، سنن ابن ماجہ، کتاب الادب، باب، بر الوالدین، ج: 3671 (دارالکتب العلمیہ بیروت) ج: 2 ص: 1211

## تربیت اولاد کے اصول اقوال صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی روشنی میں:

اقوال صحابہ میں بھی تربیت اولاد کی طرف اشارہ کیا گیا ہے جس طرح سنان بن سلمہ نے بیان کیا ہے:

"قال: كنت في غلمة بالمدينة تتلوط البلح فابصرنا عمر وسعي الغلمان وقمت فقلت: يا اميرالمؤمنين انما هو ما القمت الریح قال: ارنى انظر، فلما راتيه قال: انطلق قلت يا اميرالمؤمنين ولهلواء الغلمان انك لو تواریت انتزعوا ما معی قال: فمشی معی حتی بلغت مامنی"<sup>13</sup>

ترجمہ: میں ایک مرتبہ مدینہ منورہ میں اولاد کے درمیان تھا، بلح (کھجور) اٹھا رہے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں دیکھ لیا میرے ساتھ والے اولاد انہیں دیکھ کر بھاگ گئے، میں اسی جگہ پر کھڑا رہا۔ میں نے عرض کیا کہ (ہم وہی اٹھاتے ہیں) جسے ہوانے گردایا ہے ہو، فرمایا: دکھاؤ میں دیکھ لیتا ہوں، جب میں نے انہیں دکھایا تو فرمایا چلے جاؤ، تو میں نے عرض کیا، آپ تھوڑی دیر میرے ساتھ چلتے رہنا، کیونکہ آپ جب نظروں سے اوجھل ہو جائیں گے تو یہ لڑکے ان کو مجھ سے چھین لیں گے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ میرے کہنے پر میرے ٹھکانے تک میرے ساتھ تشریف لائے۔

اس سے معلوم ہوا کہ امیر المؤمنین کس طرح اولاد کی تربیت کر رہے ہیں اور حقیقت حال معلوم کرتے ہوئے ان کی اسلامی اور اخلاقی تربیت فرما کر کے انتہائی نرم لہجے میں اور شفقت کے ساتھ۔

## علماء سلف صالحین کی نظر میں تربیت اولاد کے اصول:

علماء سلف نے تربیت اولاد کے حوالے سے مختلف روایات نقل کی ہیں چنانچہ صاحب قرطبی نے لکھا ہے:

"ابو البدر الختیبی کہتے ہیں کہ میں نے سعید بن المسیب سے کہا کہ والدین کے ساتھ اچھے سلوک کے حوالے سے جتنی آیات قرآن میں نازل ہوئی ہیں ان کا مقصد میں نے سمجھ لیا مگر اس آیت کریمہ کا مفہوم (وقل لهما قولاً کریماً) (بنی اسرائیل: 32) میں قول کریم سے کیا مراد ہے ابن المسیب نے فرمایا کہ اس سے مراد اپنے والدین کے ساتھ نرمی سے بات کرنی ہے،"<sup>14</sup>

تاج الدین سبکی فرماتے ہیں:

"میں اپنے گھر کے دروازے پر بیٹھا تھا کہ ایک کتا آیا، میں نے اسے مارا اور کہا کہ کتے کا بچہ، میرے والد نے مجھے ڈانٹا، میں نے جواب دیا کہ یہ کتے کا بچہ نہیں ہے؟ تو والد صاحب نے کہا کہ ہاں، لیکن کیا ان کی تحقیر کیا جائے؟"<sup>15</sup>

تو اس سے معلوم ہوا کہ ہر معاملے میں اولاد کی تربیت کی اشد ضرورت ہے اگرچہ کم مقدار میں ہی کیوں نہ ہو۔

## اولاد کی اخلاقی تربیت کرنا:

## اولاد کو غلط حرکات سے بچانا:

13 - البغدادی، ابو بکر عبد اللہ بن محمد، العیال، (دار ابن القیم السعودیہ، 1410ھ)، ج: 1، ص: 418

14 - قرطبی، محمد ابن احمد ابو بکر، تفسیر قرطبی، (ضیاء القرآن، لاہور)، ج: 10، ص: 243

15 - بصری، ابو عبد اللہ الحارث ابن اسد، رسالۃ المسترشدین، ناشر، مکتبہ المطبوعات الاسلامیہ، حلب، ص: 125

والدین کے لئے لازمی ہے کہ اولاد سے محبت کے ساتھ ان کو غیر شرعی کاموں، فحش گفتگو اور بُری حرکات سے بچائیں۔ اس وجہ سے کہ اولاد کی کچھ عادتیں اگرچہ اچھی نہیں لگتیں اور والدین بھی اولاد کو غلط حرکات پر توجہ نہیں دیتے اس وجہ سے اولاد دلیر بن جاتے ہیں اور آگے جا کر کے اولاد بگاڑ اور بے راہ وری کے راستے پر چل پڑتے ہیں پھر یہی اولاد والدین کے لئے زحمت اور درد سر بن جاتے ہیں۔

### جھوٹ اور غیبت سے اولاد کو بچانا:

ترہیت اولاد کے حوالے سے والدین کے ذمہ یہ ضروری ہے کہ وہ اپنی اولاد کو جھوٹ اور غیبت سے متنفر کریں اور اپنی اولاد کو یہ تعلیم دیں کہ جھوٹ بولنا اور کسی کی غیبت کرنا عظیم گناہ ہے اور اللہ تعالیٰ کے ناپسندیدہ اعمال ہیں والدین خود بھی اپنی اولاد سے جھوٹ نہ بولیں اور نہ اولاد سے جھوٹ کہلوائیں اور نہ اولاد کے سامنے کسی کی غیبت کریں نہ اولاد کی غیبت برداشت کریں تاکہ اولاد کی عادات اور اخلاق خراب نہ ہو جائے۔ جھوٹ اور غیبت یہ والدین کے لئے بھی حرام اور گناہ ہے۔

### چوری دھوکہ اور فراڈ سے اولاد کو بچانا:

ترہیت اولاد میں یہ بھی شامل ہے کہ والدین اپنی اولاد کو چوری، دھوکہ بازی، اور فراڈ سے بچنے کی تلقین کریں کہ یہ چیزیں شرعی احکامات کے خلاف اور اللہ تعالیٰ کے ناپسندیدہ اعمال ہیں اگر خدا نخواستہ اولاد نے ان جرائم کا ارتکاب کیا تو والدین کے ذمے یہ فرض ہے کہ وہ اولاد کو سمجھائیں اور سزا دیں کہ آئندہ یہ افعال ہمارے لئے ناقابل برداشت اور قابل گرفت ہے والدین ایسے جرائم پر اولاد کی حوصلہ شکنی کریں حوصلہ افزائی نہ کریں۔ جب والدین شروع میں ان کی تلافی نہیں کریں گے تو آگے جا کر کے اولاد شرعی حدود کو پار کریں پھر آہستہ آہستہ ان جرائم میں ترقی کریں گے آخر میں والدین کو آنسو اور ندامت کے سوا کچھ نہیں ملے گا یہ والدین کے لئے لمحہ فکریہ اور قابل توجہ امر ہے۔

### فحش اور غیر مہذب گفتگو سے اولاد کو بچانا:

والدین اپنی اولاد کو گالی گلوچ اور غیر مہذب الفاظ کے استعمال سے بچنے کی تلقین کریں کیونکہ اس سے اولاد کے اخلاق خراب ہو جاتے ہیں یہ تو والدین کے ذریعے یا بُری صحبت کے ذریعے پیدا ہوتے ہیں جب والدین خود فحش اور نامناسب الفاظ استعمال کرتے ہیں پھر تو اولاد پر بھی اس کے اثرات ظاہر ہو جاتے ہیں بُری صحبت سے غلط قسم کے لوگوں کے ساتھ گھومنا پھرنا یہ بھی اولاد کے اخلاق کو خراب کرتے ہیں بُرے اخلاق اور بُری صحبت سے بُری تربیت شروع ہو جاتی ہے۔

ترہیت اولاد میں اچھے اخلاق اور مہذبانہ رویہ کا بہت عمل دخل ہے انسان کی پہچان اخلاق اور مہذبانہ رویے سے ہوتی ہے اگر اولاد بد اخلاق اور بد کردار ہوں تو وہ صحیح تربیت نہ ہونے کا نتیجہ ہے جو کہ والدین کے لئے ایک سوالیہ نشان ہے کہ والدین نے ان کی صحیح تربیت نہیں کی ہے اس وجہ سے اولاد بد اخلاق اور کردار بنی ہوئی ہیں۔

### منشیات سے اپنی اولاد کو محفوظ کرنا:

والدین کے لئے سخت اور تکلیف دہ صورت حال اس وقت شروع ہوتی ہے جب خدا نخواستہ اولاد منشیات کی عادت میں پڑ جائیں غلط ماحول اور والدین کی اچھی تربیت نہ ہونے کی وجہ سے اولاد منشیات کے عادی بن جاتی ہیں جو کہ اولاد کے لئے زہر قاتل اور والدین کے باعث زحمت اور شرمندگی ہے۔

یقیناً غلط صحبت اور صحیح تربیت نہ ہونے کا انجام بھی بُرا ہو گا جب والدین اپنی اولاد کے خلاف اقدام نہیں اٹھاتے ہیں اور اولاد کو شتر بے مہار چھوڑ دیتے ہیں اور نرمی سے کام لیتے ہے تو اس کا انجام صحیح نہیں ہو گا اور بعد میں والدین کے لئے شرمندگی اور آفسوس کے سوائے کچھ نہیں ہو گا۔<sup>16</sup>

### اولاد کا اسلامی نام رکھنا:

انسان کی شخصیت پر اچھے نام کے مثبت اثرات مرتب ہوتے ہیں مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ اپنی اولاد کا نام رکھتے وقت اس بات کا خیال رکھیں کہ وہ نام نبی یا رسول کا ہو یا پھر کسی صحابی کا نام ہو ورنہ پھر ایسا نام رکھنا چاہیے جس کا معنی لغت کے اعتبار سے اچھا ہو تاکہ اولاد کی سیرت پر اس کنام کے اچھے اثرات مرتب ہوں۔ اس کے علاوہ اولاد کا اچھا نام ان کے خاندان کی علمیت کی ترجمانی کرتا ہے۔<sup>17</sup>

مگر یہ بات آفسوس کے ساتھ کہنا پڑتی ہے کہ مسلم معاشرہ میں ایسے افراد پائے جاتے ہیں جنہوں نے اپنی اولاد غیر اسلامی رکھے ہیں جو اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ وہ یا تو اسلامی علم نہیں رکھتا ہے یا پھر کسی غیر مسلم کے کسی کردار سے متاثر ہو کر اس نے یہ نام تجویز کیا ہے جو کہ شرعاً نامناسب عمل ہے۔

### خلاصہ بحث:

اولاد اللہ تعالیٰ کی طرف سے والدین کے لیے نعمت ہے اور اس نعمت کا تقاضا ہے کہ ان کی ایسی تعلیم و تربیت ہو جس سے ان کا اپنا مستقبل بھی روشن ہو اور وہ والدین کے لیے بہترین سہارا بھی بن سکے۔ والدین کا اولین فریضہ ہے کہ وہ اپنی اولاد کو ایسی تعلیم دلائے جس کی وجہ سے وہ اپنے دین سے دور نہ ہو اور ایسی تربیت دیں جس کی وجہ سے وہ اپنے بڑوں کی قدر دانی کر سکے۔ اولاد کی بہترین پرورش معاشرہ اور والدین دونوں کے لیے اچھے مستقبل کی ضامن بن سکتی ہے۔ اولاد کی تربیت کے لیے قرآنی آیات، احادیث اور ماضی کے بزرگوں کے حالات زندگی میں بہترین رہنمائی موجود ہے۔

16 - سلفی، محمد انور، اولاد کی اسلامی تربیت (مکتبہ قدوسیہ اردو بازار، لاہور، 2011ء)، ص: 139

17 - مولانا محمد ہود، اولاد کی تربیت قرآن و سنت کی روشنی میں، (ناشر، دارالاندلس لاہور، 2003ء)، ص: 46